ماں کا حُکم

کئی سَو برَس پہلے کی بات ہے کہ ایک قافِلہ کہیں جا رہا تھا۔ کچُھ لوگ پَیدل تھے۔ کچُھ اُونٹوں پر سَوار تھے۔ مال اَسباب بھی اُونٹوں پر لدا ہُوا تھا۔

قافِلہ جَنگل سے گزُر رہا تھا۔ جَنگل میں ڈاکو چھُپے ہُوئے تھے۔ ڈاکُوؤں نے قافلے کو گھیر لِیا۔ سب مال اَسباب لُوٹ لیا۔ ڈاکُو ایک ایک آدمی کے پاس جاتے۔ اس کے پاس جو کچُھ ہوتا وہ اُس سے چھین لیتے۔

اُس قافِلے میں ایک بچّہ بھی تھا۔ ڈاکُو اُس بچّے کے پاس بھی آئے۔ اُنھوں نے اُس سے پُوچھا: "بتاؤ تمُھارے پاس کیا ہے؟" بچّے نے کہا: "میرے پاس رُوپے ہیں۔"

ڈاکُوؤں نے دیکھا تو بچّے کے پاس کچُھ نہ نِکلا۔ ڈاکُو اُس بچّے کو اپنے سَردار کے پاس لے آئے۔ اُنھوں نے سَردار سے کہا:۔ "یہ لڑکا جھُوٹ بولتا ہے۔ کہتا ہے میرے پاس رُوپے ہیں۔

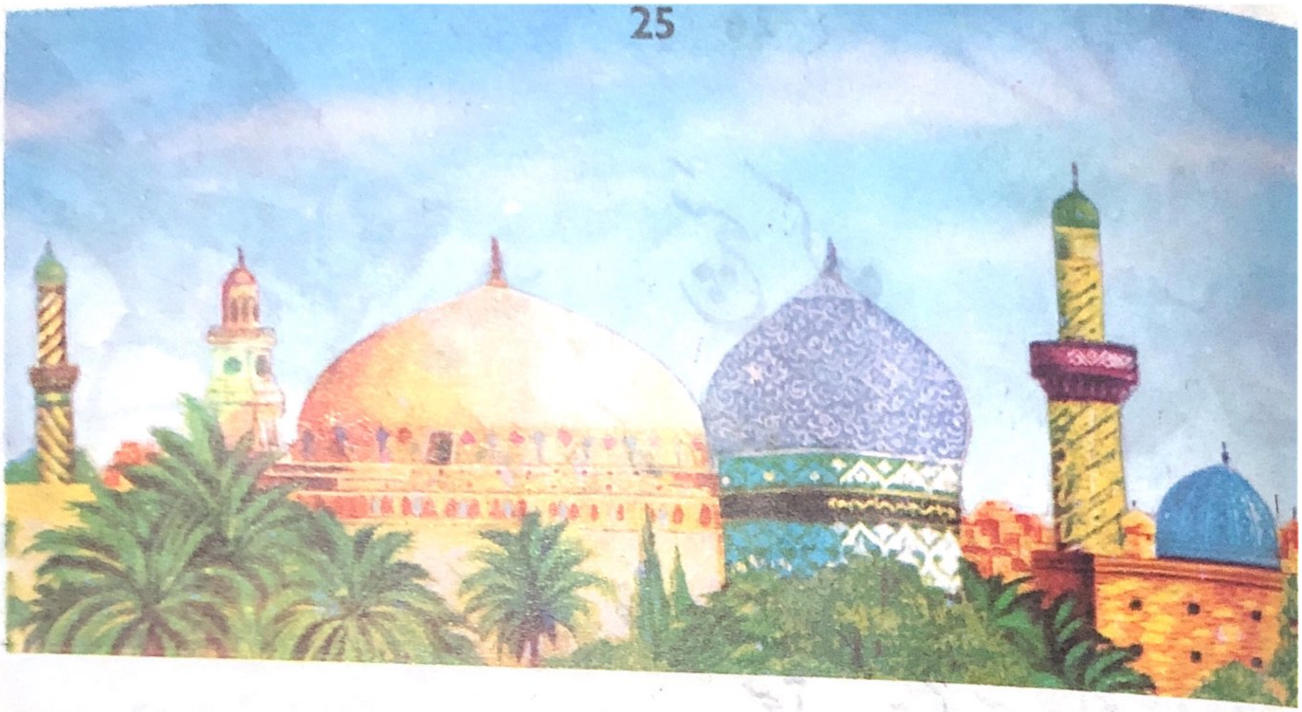

لیکن اس کے پاس رُوپے نہیں ہیں۔"

سردار نے بچّے سے کہا۔" تُم نے جھُوٹ کیوں بولا؟"

بچّے نے کہا۔" مَیں جھُوٹ نہیں بولتا۔ میری ماں نے مُجھ سے کہا ہے، ہمیشہ سچ بولنا۔ یہ دیکھو! رُوپے کپڑوں میں سِلے ہُوئے ہیں۔"

سردار نے دیکھا تو رُوپے کپڑوں میں سے مِل گئے۔ اُس نے سوچا یہ بچّہ کتنا اچھّا ہے۔ اپنی ماں کا حُکم مانتا ہے۔ مَیں بہُت بُرا ہُوں۔ اللہ کا حُکم بھی نہیں مانتا، ڈاکے ڈالتا ہُوں اور لوگوں کو ستاتا ہُوں۔

سردار نے اُسی وَقت لُوٹا ہُوا مال لوگوں کو واپس کر دِیا۔ اُس نے ڈاکا ڈالنا بھی چھوڑ دِیا۔ یہ کہانی حضرت عبدالقادِر جیلانی رح کے بچپن کی ہے۔ بڑے ہو کر وہ بہُت بڑے بزُرگ ہُوئے۔ لوگ اُن کو بڑے پِیر صاحِب کہتے ہیں۔ اُن کا مَزار بَغداد میں ہے۔